منشورِ محمدی

۱۳۰۶ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
یا خاتم و ممہد آمدہ منشور محمدؐ

توریت بلا توریہ انجیل بتبجیل۔
گویان صفت و سیرت سبرد بمحمدؐ

نمبر ۲۰ | مطبوعہ ۱۵ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری | جلد ۱۸

اشتہار یہ اخبار عشر و ہدایہ مذہب مسیوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

نادہند اشخاص

ہمارے بارہا بار کے التماس نے بہتا تو کیا کہ دو ایک معاونون نے اپنے جوش اسلامی سے اور دو ایک نے صرف التماس پر توجہ کرکے کچھ مبلغ پیشگی مطبع مین جمع کیا۔ مگر نادہند سنگ دلون نے وہی اپنا پرانا شیوہ اختیار کیا۔ تعجب تو یہ ہے کہ ہمیشہ واجب الادا کے ادا کرنے والون کی کمی ہی رہتا کرتی ہے۔ نادہند اشخاص ہمیشہ اپنے کثرت کو جو ادل الذکر کے نسبت فی صد ۹۹ سے علحدہ کر لیا کرتے ہین جب ان نادہندون کی یہ کثرت ہے تو فرمائے کہ ایسے دینی اخبار کا کام کیون کر چلے۔

بعض صاحبون نے بڑے لمبے چوڑے خط لکھ کر اخبار جاری کروایا اور اقرار تو کیا کہ پہلا پرچہ پہونچتے ہی قیمت پیشگی بھیجی جاویگی مگر ایک ایک سال چھے چھے مہینے گذرنے پر بھی اونہون نے پیشگی کی ادائگی کو خیرباد کہا۔

ایک صاحب نے بڑے جوش اور ہمدردی کا خط لکھا (جو منشور محمدی مین چھپ چکا ہے) اور خوشامد درآمد کی۔ باوجودیکہ قیام دایمی کے لئے سو لیف ممبرون کی عدم تکمیل کی خبر بھی ان کو دی گئی تھی اونہون نے پانچ پانچ روپیہ ماہانہ کرکے سو کے ادا کرنے کا خوشامد آمیز اقرار کیا اور ساتھ ہی پیشگی قیمت کا بھی وعدہ کیا کہ فلانے مہینے کی فلان تاریخ کو ہم بھیجدینگے اور گو بذریعہ اخبار ان کے خط کے ذیل ہی مین ہمنے سو ممبرون کی تجویز فی الحال بسبب عدم موجود ہونے سو لیف ممبرون کے غیر مکمل ہونے کو بیان کر دیا تھا اور مکرر سہ کرر ان کو اسکی عدم تکمیل کی اطلاع بذریعہ خط کے بھی دی گئی مگر یہ ادھی بات پہ قایم رہے کہ ہم بھیجینگے ضرور آخرش عرصہ دراز گذر چکا اور ادھر سے لگاتار خطوط بھی گئے مگر اونہون نے جواب تک نہ دیا ارسال مبلغ تو اور بات ہے۔

ایک صاحب نے کشمیر سے اسی طرح بڑے ہمدردی کا خط لکھا اور زبانی وعدے کئے اقرار کیا کہ پرچہ پہونچتے ہی قیمت ارسال کردونگا مگر جب اخبار جاری ہوا اور آٹھ مہینے تک جاری رہا تو خود ہی اخبار واپس کردیا خط لکھے گئے جواب ندارد۔ جب ایسے بدمعاملون سے سابقہ پڑے تو منشور محمدی کا کیا حال ہو۔

مناسب سمجھا جاتا ہے کہ کسی قریب کے اشاعت مین ان اشخاص کے نام جنہون نے بدعہدی بدمعاملگی کی ہے نام بنام چھاپ دین۔ ہم امید کرتے ہین کہ جن صاحبون نے اب تک ایفائے وعدہ نہ فرمایا اور جنہون نے پیشگی قیمت اور بقایاے سابقہ بھی ارسال نکیا معاً ارسال کردین گے اور اپنا نام ونشان اخبار مین چھپنے نہ دینگے

تجویز قیام دایمی سے ایک اور معاون کا اتفاق

جناب منشی محمود خان صاحب نے جو راے تجویز قیام دایمی منشور محمدی مجوزہ جناب مظہر فیوضات لم یزلی مولانا سید محمد علی صاحب کانپوری پر دی تھی کہ سو لایف ممبر کسی معتبر شخص کے پاس سو سو روپیہ جمع فرمائین اور اس کے مکانات کرایہ بمبئی مین خریدے جادین اور اس کی آمدنی سے منشور محمدی شایع ہوکر حین حیات تک لایف ممبرون کو اور بعد انکے جنکو کہ وہ وصیت کر جائین ملا کرے اور خریداروں کو بھی دیا جاوے اس راے کو جناب مولوی حاجی یوسف صالح صاحب پورانداسیری نے بھی پسند فرمایا اور خود بھی لایف ممبر بننے کا وعدہ فرمایا۔ وہ لکھتے ہین کہ "جو راے سو لایف ممبروں کے بارہ مین دیگئی ہے وہ بہت بہتر ہے خدا اختتام کو پہونچا دے اور اوس مین اس عاجز کو بھی ایک ممبر شمار فرمالینا۔ جب اتفاق ہوجاوے تو بندہ کو بھی خبر فرمانا انشاء اللہ روپیہ روانہ کردونگا۔"

باقی اصحاب اپنی رائے سے جلد جلد مطلع فرماوین۔

منشور محمدی مین اندراج اخبارات دنیاوی

بعض صاحبون نے اپنے ہمدردی سے اندراج اخبارات دنیاوی پر اپنے اپنے آراء سے مطلع فرمایا ہے بعضون نے اس مین کسیقدر ترمیم کی تجویز بھی کی ہے بعض اصحاب نے انگریزی سے ترجمہ کو اردو کے محاوری مناسب تصور کیا ہے۔ جن صاحبون نے اس تجویز سے اتفاق یا اختلاف ظاہر کیا ہے ان کے نام نامی و اسماے گرامی قریب درج کئے جاوین گے باقی اصحاب بہت جلد اپنے اپنے راؤن سے مطلع فرماوین۔

قبول اسلام

جناب مولوی حاجی یوسف صالح صاحب پورانداسیری کے حوالہ سے لکھتے ہین کہ ایک ہندو لڑکی موضع اسمٰعیلیہ تحصیل اوندھا ضلع اورنگ آباد میں ایک موضع عمر زئی تحصیل ہشت نگر مین مسلمان ہوئین۔

ایزک تیلر ایم اے آنریری ایل ایل ڈی

ایزک تیلر صاحب نے جب مصر مین سفر کیا تو اونہون نے کچھ یادداشتین دکان کی لکھین اور پھر ان یادداشتون کو ایک کتاب کی صورت مین جمع کیا اور اوس کا نام لیفز فرام ان ایجپشن نوٹ بک" رکھا اب یہہ کتاب

انگریزی مین چھپ گئی ہے اور تہا کر اند کمپنی کے پاس
بمبئی مین سے ہمکو ملتی ہے۔ اس کتاب کے دوسرے باب کا
ترجمہ جو وہان کے مسلمانون کی تعلیم کے متعلق ہے اور
جسکو تمہارے دوست سید محمد احسن نے کیا ہے اپنے اخبار
مین چھاپتے ہین۔

باب دوم تعلیم و تربیت

انگلستان مین یہ ایک عام خیال ہے کہ مسلمان وحشی
قومون مین سے ہین ناشائستہ ہین جاہل ہین اور سخت
متعصب ہین کینن مسلم مک کال نے مثلاً ٹائمس کے کالمون
مین بڑی بے جھجکی سے لکھا ہے کہ مسلمانون مین قرآن
کے سوا کچھ اور پڑھنا ہی فضول نہین سمجھتے بلکہ ناجائز
جانتے ہین ایسے بیان صرف واقعات کی غلط فہمی سے
ہوتے ہین مجھے یقیناً سخت تعجب ہوا جبکہ مجھے دریافت
ہوا کہ مسلمانون مین اعلیٰ خاندان کے لوگ کسقدر
زیادہ سمجھدار ہوتے ہین اور ان مین تعلیم کا کسقدر زیادہ
چرچا ہے بہت زیادہ مسلمان ایسے ہین جنہون نے
پبرس مین تعلیم پائی ہے اور بہتیرے ایسے ہین جو
مدت تک انگلستان مین صرف تعلیم کی غرض سے رہے
ہین جن سے مذہب پر یا پالٹکس پر اچھی طرح بحث
کیجا سکتی ہے مین یہ نہین کہتا کہ اس درجہ کے لوگ
بہت زیادہ ہین مگر ہین ضرور اور بہت آسانی سے
ان کی تعداد زیادہ ہوسکتی ہے سب سے پہلے
ملاقات جن سے مین نے قاہرہ مین کی وہ ایک مسلمان
جنٹلمین تھے جو سرکیشیہ کی قوم سے تھے اور جن کے
باپ مملوک رہ چکے تھے یہ ایک سچے مسلمان تھے اور
جن کو پورا یقین تہا کہ مذہب اسلام کو مذہب عیسائی
پر فوقیت ہے مگر میرے نزدیک یہ کوئی جاہلانہ یا متعصبانہ
یقین تہا۔ اور مجھے دریافت ہوا کہ وہ دونون مذہبون
کی تہ کو پہنچے ہوے تھے اور خوب واقفیت رکھتے
تھے جب مین ان کے کمرے مین داخل ہوا تو ان کے
ہاتھ مین برتہالیمیوسیت ہلاری کی کتاب جو وہ مذہب پر
تھی جسکو اونہون نے میز پر رکھدیا اور عیسائی مذہب
پر این صاحب کی کتاب بھی ان کے پاس رکھی تھی
میری نگاہ جب اون کے کتب خانہ کی بھری ہوی
الماریون پر پڑی تو مین نے دیکھا کہ قرآن اور
بیبل اور اوستہا کی شرحین الماریون مین رکھین
ہین۔ عرب کے ریاضی دانون کی اور فلاسفرون
کی کتابین دارون اور ہربرٹ اسپنسر کی تصنیفات
تا ذہنستر کا ذفرنشل کیل کیولس اور اور بہت سی کتابین
جو کیمبرج کے اعلیٰ ریاضی کے کورس مین داخل ہین
الماریون مین ترتیب وار رکھی ہین جبکہ مین ایک دوسرے
جنٹلمین کے پاس ملاقات کو گیا سب سے پہلا سوال جو
اسنے میرا کارڈ پڑھتے ہی کیا یہ تہا کہ تم ان تیلر صاحب
کے کیا کوئی رشتہ دار ہو جنہون نے ذفرنشل کیل کیولس
کا ایک سخت مسئلہ حل کیا ہے اور اس سوال کے چھڑتے
ہی میری اور اوسکی اعلیٰ ریاضی کے مسئلون پر دیر
تک باتین ہوتی رہین تب مجھے دریافت ہوا کہ فرنچ
اور انگلش مسئلون کو بخوبی جانتا تہا اور اکید دوسرے
کے نقش سے بھی واقف تہا اور اوس نے مجھے بیان
کیا کہ اوسے کوئی زیادہ روحانی خوشی بجز کیل کیولس

کے مسئلون کے حل کے حاصل نہین ہوتی یہی صرف دو
مسلمان حنبلین تھے جن سے مین قاہرہ مین پہلا ملا بخلاف
اسکے لندن مین آپ کو بہت سے لوگون سے ملنا ہوگا
قبل اسکے کہ آپ کو ایک یاد داشت لایق اور ہوشیار
ذی فہم ملین مجھے اسبات کا ثبوت یہی دوسرے روز
ملا کہ ایسی تعلیم مستثنیات سے نہین ہے کیونکہ جب
مین ایک بڑے اسکول کو دوسرے روز ایک پاشا
کے ہمراہ دیکھنے گیا تب پاشا نے مجھسے کہا کہ لڑکون کا
ریاضی مین امتحان لو۔ مین نے ایک نوجوان طالب
علم کو چنکر اوس سے پوچھا کہ تیلر کے مسئلہ کو بورڈ پر
لکھو اوس نے نہایت صحت کے ساتھ اوسکو لکھا اور
برابر انگریزی اور عربی طریقون کے فرق کو بھی بیان
کرتا گیا اور بعد ازان مین نے ایک مساوات نہایت
ہی پیچیدہ کرکے ابعاد ثلاثہ کی سہلیت پر لکھدی اور
ایک لڑکے سے کہا کہ اوسکو حل کرو اور ثابت کرو
اوس نے بہت ہی قابل اطمینان جواب دیا اور
اسی طرح ثابت کیا بعد ازان مین ایک چھوٹے درجہ
مین گیا اور ایک لڑکے سے جس کی عمر ۱۲ برس کی
ہوگی اسکے مشکلین اقلیدس کی پوچھین اوس نے سبکو
نہایت ہوشیاری سے ثابت کیا۔

انگلستان مین ایسے چھوٹے اسکول مین اس عمر کا لڑکا
کبھی ایسا نہین مل سکتا جو ایسی واقفیت رکھتا
ہو اور اس عمر کی سے جواب دیسکتا ہو۔

بہت سے لڑکے اس اسکول مین انگریزی۔ فرنچ اور
جرمن بھی بول سکتے ہین یہ دنیوی اسکول تھے

جن کو مین نے دیکھا اب مجھے مشوق ہوا کہ الاظہر کے
مدرسون کو بھی دیکھا چاہیے جہان دینیات پڑھائی
جاتی ہے اور قرآن سے سبق ہوتے ہین تاکہ انگلستان
کے اس خیال سے کہ ان کے ہان قرآن کے علاوہ کچھ
اور پڑھانا فضول ہی نہین بلکہ گناہ سمجھا جاتا ہے۔
صداقت کر سکون۔ مجھے معلوم ہوا کہ شیخ الاظہر نے
جو انگریزی یونیورسٹی کے ویس چانسلر کے مثل
ہوتا ہے منسٹر آف ایجوکیشن سے اسبات کی درخواست
کی تھی کہ ۱۲ سو طالب علمون کی دنیاوی تعلیم کا بند
کر دیا جاوے مین اوس نئی کلاس کو دیکھنے گیا جو صرف
تجربہ کے لئے قایم ہوئی تھی یہان البتہ مسلمانون کی
تہیدستی اور تعصب اور جوش مذہبی دیکھنے کا موقع
مل سکتا ہے کیونکہ کل لڑکے جو یہان تعلیم پاتے ہین
وہ صرف مسجدون سے ملا ہونے کے غرض سے پڑھتے ہین
مگر سب ان مین ذہین و ہوشیار تھے اور واقعات کے
دریافت کرنے کے خواہشمند پائے جاتے تھے۔ اسوقت
ان کو جغرافیہ کا سبق دیا جاتا تھا مین نے ان سے سوال
کیا کہ مسلمان خلفا کی اسپین مین کہان تک حکومت تھی
اسکا جواب اونہون نے بہت ٹھیک اور صحیح دیا۔
نقشہ پر ٹورس کا مقام نہین بتا تھا مگر چارلس مارٹل
کی فتح کی جگہ نقشہ پر بتا دی۔ تب مین نے ان کو مسلمانون
کی کارروائی یونیورسٹی کا حال سنایا جو اوسوقت
مین تعلیم کا مرکز تھا کیونکہ یورپ صرف اسوقت جہالت
کی تاریکی سے نکل رہا تھا ان لوگون کا حال دیکھکر
مجھے یقین ہوا کہ الاظہر جہان مراکو سے لیکر بخارا تک کے

طالب علم پڑھتے ہین کل مسلمانون کی تعلیم و سویلزیشن کا متبع ہوجاویگا یہ خیال کہ مسلمانون کی ترقی ان کے تعصب کے وجہ سے نہین ہوسکتی بالکل غلط ہے تا ان ان کی ترقی مین اگر کوی دقت اور دشواری ہے تو صرف روپیہ کی کمی سے ہے۔

ایجوکیشنل ظہر کا سالانہ محاصل ۱۵ ہزار پونڈ سے لیکر ۲۰ ہزار پونڈ تک ہے مگر یہ صرف طالب علمون کی خوراک اور دینیات کی تعلیم مین خرچ ہوجاتا ہے کچھ اور امداد روپیہ کی باہر سے ہونی بہت ضرور ہے مصری گورنمنٹ مفلس ہے صرف ۷۰ ہزار پونڈ سالانہ کی رقم ایجوکیشن کے سلسلہ کے واسطے بچائی جاسکتی ہے اگر اسقدر روپیہ بہم پہونچ سکے کہ ایک نہایت عمدہ اسٹاف معلمون کا دنیاوی تعلیم کے واسطے رکھا جائے تو الاظہر کو بے مثل موقع اسبات کا ہاتھ آئے کہ اسلام کو مغربی سائنس مین بے انتہا دخل ہوجاوے سب سے زیادہ ضرورت آجکل اسبات کی ہے کہ وہ حکام جن کے ساتھ گورنمنٹ مصر کا کاروبار ہے عمدہ طور سے واقفیت رکھتے ہون گورنمنٹ کے دفترون مین جتنے محرر ہون یا محکمہ تعمیر مین جتنے انجینیر ہین سب تعلیم یافتہ ہون اور سب سے زیادہ تو اکثرون کو بہت علمی واقفیت ہونی چاہئے طبی مدارس نے بہت ترقی کی ہے مگر تاہم ان کو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مصر کے لوگ ذہین اور زود فہم ہوتے ہین اور جو بات ان کو سکھائی جاوے اوس کے سیکھنے کی عمدہ قابلیت رکھتے ہین ذہانت اور عام قابلیت کے علاوہ علوم ریاضیہ اور زبان دانی مین وہ قدرتی طور پر بہ نسبت ایک انگلستان کے طالب علم کے زیادہ ہین اگر ان مین کسی بات کی کمی ہے تو اخلاقی تعلیم کی ہے۔

اگر مصر کی حکومت مصریون ہی کے ہاتھ مین آیندہ رہے تو کل اعلیٰ مناصب پر وہ لوگ مامور کئے جاوین گے جو یوروپ مین تعلیم پاچکے ہین گے۔

وہ خراب اثر جو صدہا برس کی غلامی سے پیدا ہوگئے ہین ایک دن مین کسطرح منسخ نہین ہوسکتے دغابازی بے ایمانی رشوت ستانی کو وہان کے لوگ زیادہ نفرت سے نہین دیکھتے اور وہ نوجوان جن کی تعلیم مصر مین ہوی ہے اوس ذاتی عزت کا اندازہ جو ہر ایک انگلش جنٹلمین مین پائی جاتی ہے نہین کرسکتا آجکل امیرون کے لڑکے اکثر تعلیم کے غرض سے پیرس بھیجے جاتے ہین یہان وہ اگر اپنی طرز زندگی بدل دیتے ہین ان کے خیالات مین زیادہ آزادی پیدا ہوجاتی ہے اکثر شراب خوار اور جواری ہوجاتے ہین اور عیاش ہوجاتے ہین غرض وہ باتین اختیار کرلیتے ہین جو ان کے مذہب مین ممنوع ہین اور جو ان کو کسی قسم کا فائدہ نہین پہونچا سکتین میری رائے مین سب سے طریقہ یہ ہوگا کہ مصر اپنے آیندہ گورنرون کی تعلیم بجائے فرانس کے انگلستان مین کرائے یقیناً یہ بات کیمبرج کے کسی چھوٹے کالج کے واسطے ناممکن نہ ہوگی کہ وہ مصر کے حکمینون کے بیٹون کو اپنے ہان داخل کرلے اور ہدایات کے ذمہ دار ہو کہ وہ لوگ اپنے مذہب کی

7,014

آزادی سے پابندی کرسکین اور کوئی شخص ان کے
مذہب بدلنے کی کوشش نہ کرسکے مین سخت تعجب کرتا ہون
کہ تعصب کی بالکل عدم موجودگی پاتا ہون جسکا کہ
مسلمانون پر سخت الزام لگایا گیا ہے مسلمان اپنے اعتقاد
مین بہت پکے ہین اور اسلام کو عیسائی مذہب سے
بہتر اور اعلیٰ سمجھتے ہین اور اسکا چھوڑنا سخت گناہ سمجھتے
ہین بخلاف اسکے ان کی یہ خواہش نہین ہوتی کہ کسی کو
مسلمان کرین اور ہر ایک کو پوری مذہبی آزادی حاصل
ہے عیسائی کبھی کبھی اسلام قبول کرلیتے ہین مگر معلوم
ہوا ہے کہ ان سے نہ کوئی خواہش کیجاتی ہے اور نہ کچھ
لالچ دیا جاتا ہے تو مسلم اکثر بڑے لوگ نہین ہوتے
عیسائی ہونے مین کچھ سوشل نقصان نہین ہوتا اور
نہ کسی سرکاری نوکری ملنے کا مانع ہوتا ہے نوروز
پاشا جو خدیو کے ایک معزز محرر تھون سے ہے وہ ارمینیا
کا عیسائی ہے اور یہی بہت سے کرسچن پاشا مصر مین
موجود ہین اور دفترون مین اکثر محرر قبطی قوم
کے ہین۔

قاہرہ مین عیسائی زیادہ مذہبی آزادی سے رہتے
ہین بہ نسبت مسلمانون کے جو لندن مین ہین اور لندن
مین بہ نسبت مصر کے زیادہ جوش مذہبی پایا جاتا ہے
درحقیقت یہ امر ضروری ہے کہ اختلاف رسوم اور
طرز خیالات کے کافی طور پر رعایت رکھی جاوے
مثلاً مسجد مین میلی جوتیون سمیت داخل ہونا منع ہے
وجہ یہ ہے کہ نمازی فرش پر بیٹھتے ہین اور اسی پر
سجدہ کرتے ہین یہ طرح پر ممنوع ہے جیسے کہ ایک
اجنبی شخص توپی پہنے ہوے انگریزی گرجا مین عبادت
کے وقت جاکر ٹہلنے لگے اور زور زور سے باتین کرے
مستورات کا مسجد مین بلا برقع جانا اور چارون طرف
پھرآنا ایسے ہی خلاف دستور ہے جیسے کہ انگریزی گرجا
مین مسلمان عورتون کا ٹخنون تک پیر کھلے ہوے
جانا ایک کی رسم کی موافق چہرہ کا کھلا ہونا معیوب
خیال کیا جاتا ہے۔

الغرض یہ بات مسلم ہے کہ اگر رسوم کی عمدہ طور پر پیروی
کیجاوے تو قاہرہ مین عیسائی ہتک اور مزاحمت سے
بالکل محفوظ ہین مگر لندن کے اکثر حصون مین مسلمان
ہرگز ان آفات سے اس قدر محفوظ نہین رہ سکتے۔

اصول بطلان مذہب عیسوی
دوسرا نقص نجات کے طریقہ مین
(بقیہ)

یہ خیال پادریون کا محض وہم ہے کیونکہ جو گناہ آدم نے
کیا اصل مین بانی اسکی حوا تھی اوس نے آدم کو بھی
اس مین شریک بنایا اس صورت مین عورت مرد کی
نسبت زیادہ گنہگار تھیری اور مریم جو آدم اور حوا
سے لیکر اپنے ماں باپ کے عہد تک نطفہ بہ نطفہ چلی
آئی وہ بھی گنہگار تھی اگرچہ مسیح مین مرد کے نطفہ کا
اشتمال نہین ہوا لیکن مریم کا نطفہ اور اوس کے
حیض کا خون جو حالت جنین مین اسکی غذا رہا بہرحال
اسکے جسم مین شامل تھا پس وہ بھی دوسرے آدمیون کی
طرح اس فطرتی گناہ سے بری نہین ہوسکتا اسکا جواب
اور کچھ پادریون سے بن نہین آیا۔ اگر الوہیت اور

عبودیت کی اشتمال سے اوسکو پاک بنا دین تو اوسکی بابت
پہلے جواب ہو چکا ہے اور آدم کے گناہ کا اوس کی سب
اولاد مین پشت بہ پشت چلے آنا بہ اعتبار درست نہین معلوم
ہوتا کیونکہ فرمان برداری اور بے فرمانی اور گناہ اور
ثواب عارضی صفات ہین ذات انسان اور اوسکی
فطرت سے انکا کچھ تعلق نہین ہے اب جہان مین ہمیشہ
دیکھا جاتا ہے کہ باپ زانی اور چور و بدکار ہوتا ہے تو
اوسکا بیٹا پرہیزگار اور نیکوکار ہو جاتا ہے اور باپ
نیک اعمال ہو تو بیٹا بدکردار اور خراب ہو جاتا ہے۔
جو عادات باپ مین ہوتے ہین وہ اکثر بیٹے مین نہین
ہوتین اور جو بیٹے مین ہوتی ہین وہ باپ مین اکثر نہین
ہوا کرتین۔ اگر نیکی بدی گناہ ثواب فطرتی ہوتے اور
پشت بہ پشت رہنا اونکا لازم ہوتا تو سب کے سب
انسان ابتدائی پیدایش جہان سے انتک ایک ہی قسم
کے ہوتے چلے آتے ایک دوسرے مین نیک و بدکی
تمیز نہ ہوتی۔ پھر بائبل مین لکھا ہے کہ ایک کا بوجھ
دوسرا اوٹھا نہین سکتا اور ایک کے گناہ کی سزا
دوسرے کو نہین مل سکتی۔ تعجب ہے کہ بیبل کو خدا کا کلام
کہتے ہین اور پھر اوسکے برخلاف لوگون کے گناہ مسیح
کے سر پر رکھتے ہین جب خدا نے خود فرمایا کہ ایک کا
دوسرا نہین اوٹھا سکتا تو پھر وہی خدا اورون
کے بدلے مسیح کو کسطرح سزا دیسکتا ہے اگر لوگون کے
بدلے مسیح کو سزا دینا اوسے منظور ہوتا تو اپنی کلام مین
ایسا نہ فرماتا بلکہ یہ کہتا کہ سب کا بوجھ ایک شخص اٹھا
سکتا ہے تاکہ قول اور فعل اسکے دونون مطابق ہوتے
پھر دیکھنے کہ اگر مسیح کفارہ ہونے کو آیا تھا تو اوسنے جہان
مین آکر وعظ اور منادی کرنا اور مذہب پھیلانا کیون
شروع کیا لازم تھا کہ صرف یہی ایک مسئلہ ضروری
بیان کرتا کہ مین تمہارے گناہون کے عوض صلیب پر
چڑھنے آیا ہون جو کوئی میرے خون پر ایمان لاویگا
نجات پاویگا۔ پر افسوس کہ ایسا ضروری مسئلہ صاف
صاف عمر بھر مین ایکبار بھی بیان نہ کیا۔ پادری لوگ
اشاردن اور کنایون سے اور حواریون کی عبادت
سے نکالتے ہین اگر وہ مرنے کو آیا تھا تو پہاڑ پر جاکر دعا
کیون مانگی کہ خداوندا مجھسے یہ پیالہ ہٹا سکے تو ہٹا اور
مرنے کے وقت کیون چلایا کہ خدایا تو نے مجھے کیون
چھوڑ دیا۔ اور بیبل مین لکھا ہے کہ یہوداہ حواری
نے جو مسیح کے ساتھ رہتا تھا مسیح کو پکڑوایا اور گرفتار
کرانے کے عوض یا زر درم یہودیون سے لئے اور ان
بارہ درمون کے عوض ایک کھیت خریدا جب کھیت
مین گیا تو منہ کے بل گر پڑا اور اوسکا شکم پھٹ گیا پیٹ
کی انتڑیان نکل پڑین اور مر گیا۔ اوسکو لکھا ہے کہ
مردود ہو گیا اور خدا نے گرفتار کرانے کی اوسے سزا دی
بھلا جب مسیح خود فدیہ ہونے کا ارادہ کرکے دنیا مین
آیا اور اوسکا ... اور اوسکے باپ برے خدا کا یہ ارادہ
تھا کہ اوسکو صلیب پر کھینچ کے مارا جاوے تاکہ انسان
کی نجات ہو وے اس حدیث مین یہوداہ گویا انسان
کی نجات مین ساعی اور معاون ہوا چاہئے تھا کہ خداوند
اور مسیح اوسپر مہربان اور راضی ہوتے کیونکہ اوسنے
انکے ارادہ کو پورا کیا اور خدا کے رحم کو جلدی ظاہر کر دیا

نکر برخلاف اسکے سزا دینے حواریون نے اسکا نام بارہ مین
سے خارج کرکے اور شخص کو اسکی جگہہ شامل کیا۔ افسوس
کہ اپنی نجات کے باعث کو کافر اور مردود تصیر کرتے ہین اور
اب آپ عیسائی لوگ ہمیشہ عشاے ربانی کرتے ہین اسمین
روتی کو مسیح کا گوشت اور شراب کو مسیح کا خون خیال
کرکے کہاتے اور پیتے ہین اور مسیح کی یادگاری کا نشان
سمجھتے ہین واہ کیا عجب نشان یادگاری کا ہے کہ جسکو
خدا اور نجات کا وسیلہ سمجھتے ہین اسکا خون پیتے اور
اسکا گوشت کہاتے ہین عیسائی لوگون کو یہ خیال نہین
آتا کہ جب خدا اپنے ایک جزو کو دوزخ مین ڈالکر بندون
کو نجات دیتا ہے تو اس مین صرف رحم اسی کا پایا
جاتا ہے عدل تو ہرگز نہین ہوتا پھر کیا ضرورت ہے
کہ اسقدر کھیڑے کرکے تین خدا تھیراوین عام طور
پر کہہ سکتے ہین کہ خداوند رحیم اپنے رحم سے سب
بندون کو بخشیگا جب مسیح بیگناہ کو سزا دیکر خدا بے انصاف
نہین ہوتا اگر صرف اپنے رحم سے بخشدیگا تو کیون
بے انصاف ہوجاویگا۔ اور جب مسیح کی ضمانت پر
بخش سکتا ہے تو اور انبیا اور اولیا کی شفاعت سے
کیون نہین بخش سکتا الوہیت یا عبودیت کے کفارہ
اور شفیع ہونے کا ذکر پہلے ہوچکا ہے باقی جو جو معجزات
وغیرہ مسیح مین تھے اور انبیا مین بھی ہوچکے ہین اگر
کہین کہ مسیح بے گناہ اور پاک تھا تو ہم کہتے ہین کہ
سب انبیا بے گناہ اور پاک تھے اگر کوئی بدبات
جو ظاہر بری معلوم ہوتی ہو انہون نے خدا کی
حکم سے کی تو وہ گناہ نہین اور اگر سہو سے کوئی چھوٹی
خطا ان سے ہوئی اور خداے تعالی نے معاف کردی
تب بھی وہ لوگ پاک ہوگئے اور نہ اگر آدم کا گناہ سب
کے جسم مین چلا آتا ہے تو اوس سے مسیح بھی پاک نہین ٹھہرتا
جسم ہی انسانی تھا علاوہ بران والدین کی اطاعت اور
تعظیم کا ایک حکم توریت کے دس حکمون مین موجود ہے
مسیح نے ایک روز والدہ کو جھڑک کے کہا کہ چلی جا ای
عورت مین نہین جانتا تو کون ہے یہ ایک خطا ہزار خطا
کے برابر ہے اور کلام آلہی کے برخلاف اور شراب جو
اول سے حرام تھی اور اب بھی وانا اوسکو پلید اور
بُری بتلاتے ہین اس نے معجزہ سے گھڑون کے گھڑے پانی
بناکے لوگون کو پلائی اور زانیہ کو سزا دئے بغیر چھوڑدیا
اور پلیدی پاکی کا کچھ نہین کرتا تھا یہ سب امور توریت
کے برخلاف ہین جو بات احکام آلہی کے خلاف ہو
اوسیکو گناہ کہا جاتا ہے اگر کہا جاوے کہ اوس کو
خدا نے اختیار دیدیا تھا اسواسطے وہ مختار تھا جو کچھ
چاہا کیا تو ہم کہتے ہین کہ اور انبیا کو بھی اسیطرح خدا اختیار
دیتا تھا تو وہ کوئی کام کرتے تھے ان کے کام کو بھی
گناہ کہنا گناہ ہے۔

غرضکہ مسیح مین کوئی ایسی بات نہ تھی جس سے اوسکو
خدا کہین یا کفارہ ہونا اسی پر حصر ہو۔

جس طرح اور مذاہب مین لوگ اپنے بزرگون کو مبالغہ
کرتے کرتے اوتار اور خدا کہنے لگے تھے اوسیطرح عیسائی
لوگون نے پہلے مبالغہ کرکے مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا
اور گناہون کا کفارہ ٹھہرادیا اب پس ماندون کو
کچھ تو اوہون بجانا پڑا۔

وفاداون کو کیا ضرورت ہے کہ ان کے ناقص عقیدے
کے پیرو ہوکے گمراہ ہوین مسیح کا کفارہ ہونا اور
لوگون کے عوض گناہون کی سزا پانا اور اس کے
خون سے سب کی نجات کا ہونا ایک خیالی پلاؤ ہے
جو [illegible] کے بہوکے ہین انکا پیٹ اس سے ہرگز
سیر نہین ہوسکتا جو اشخاص کہ ذب رکھتے ہین وہ
ایسے ایسے خیالات سے سیر اور دلیر ہوتے جاتے ہین
باقی آیندہ۔

رسالۂ نور اسلام مین سے انتخاب

خدا کی وحدانیت

خدا ایک ہے اس کے ثبوت مین چند دلیلین لکہی جاتی
ہین۔

۱۔ خدا کے بھیجے ہوے جتنے رسول اس جہان مین
آئے سب نے ہم کو یہی بتایا کہ ہم سب کا خالق اور
سارے جہان کا مالک ایک خدا ہے۔ ان رسولون
کی پاک اور بے گناہ زندگی نے ان کے دشمنون کے
دلون پر بہی ثابت کر دیا تہا کہ وہ نہایت سچے تھے
پھر اس جہان کے عالی درجہ کے سچون کی گواہی
سچے وارون کے لئے کافی ہے۔

۲۔ اگر معاذ اللہ ایک خدا نہ ہو دو چار ہون تو شک
نہین کہ انکا اکثر کامون مین اختلاف رائے ہوگا ایک

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس مبارک انجمن کا چوتہا سالانہ جلسہ ۲۴ فبروری ۱۸۸۹ء
کو بفضلہ ہوچکا ہے اسکے متعلق مفصل خطبہ پرچہ آیندہ
لکہا جاویگا۔

ہی کام ایک کو کسی کام کرنے چاہیگا اور دوسرا کسی اور
کام۔ اور اس سے دنیا کے انتظام مین بڑا جھگڑا اور
فساد پڑیگا مگر دنیا کا انتظام بڑی خوبی سے چل رہا
ہے اس سے معلوم ہوا کہ کئے خدا نہین ہین بلکہ ایک
ہی ہے۔

۴۔ مخلوقات کی بناوٹ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا
ہے کہ وہ سب کاریگر کے بنائی ہوی ہے عرب ہو یا
چینی۔ افرقی، یا امریکی۔ ہر ملک کے رہنے والون کی
بناوٹ کہے دیتی ہے کہ سب کا کاریگر ایک ہے۔

۴۔ اوس خالق نے اپنے صفتون کو اپنی مخلوق مین
ظاہر کیا ہے چنانچہ ہر مخلوق اپنے ایک ہونے کی صفت
کو یہی ظاہر فرمایا ہر شئی اپنی جگہ پر اپنی زبان حال سے
یہی کہتی ہے کہ مین ایک ہون مجہ سا دوسرا نہین
ہم صرف اشارہ کرتے ہین عقلا غور کرینگے تو ایسات
کو پوری طرح ہر پہلو سے صحیح پاوینگے مثالین
دینے کی ضرورت نہین۔ اس جہان کی ہر چیز اپنے
خالق کی وحدانیت اپنی یکتائی سے ثابت کرتی ہے

ہر گیاہے کہ از زمین روید
وحدہ لا شریک لہ گوید

۵۔ جسطرح ریاضی والے کہتے ہین کہ ضرب مختصر طریقہ
جمع کا ہے اسی طرح مین کہتا ہون کہ کل علم حساب
ایک کا کہیل ہے لوگے کیا معنے ہین۔ مختصر طور پر یہ
کہ کئی بار کہنا وسعت اور زمانے نے ہم کو چکر مین
ڈال رکہا ہے ورنہ ہر طرف ایک ہی ایک ہے۔
دو قسم کی ہواؤن کو جب ملاتے ہین تو پانی بنتا ہے

پانی کو جب خوب سردی پہنچاتے ہین تو برف بنجاتی ہے
ہر ایک کی خاصیت جدی اور ہر ایک کا فعل جدا -
لیکن عقلمند کی آنکھہ مین ہوا اور پانی اور برف سب
ایک ہی ہے اسی طرح اگر پوری عقل آجاے تو اس ساری
کثرت مین وحدانیت کا سمجھنا مشکل نہین ہے عقلاء
یوروپ کہتے ہین کہ سب چیزین ۶۵ عناصر سے بنے ہین
ان مین سے ایک حکیم کہتا ہے کہ بہت جلد یہ بات
ثابت ہوجاویگی اور مین بہی کہتا ہون کہ ضرور ایسا
ہی ہوگا کہ ۶۵ عناصر نہین ہین بلکہ حقیقت مین ایک
ہی ہے اور یہ سب اوسی ایک کا جلوہ ہے - دو
آئے تو کہان سے آئے -

مسدس

یہ مسدس منشی محمد فضل قادر صاحب متخلص بہ سلیم
سلمہ اپرسٹنج و ویزن محکمہ اہنار مقیم نصیر پور کی
تصنیف ہے جسے اونہون نے ایک جلسہ مین عام برادران
اسلام کے سامنے پڑہکر سنایا اور وہ رقم اعزاز
انجمن کی تکمیل کے لئے جمع کرکے بہیجی جسکی تفصیل ماہ
گذشتہ کے رسالہ مین دی گئی ہے -

وہو ہذا

ای مجلس اسلام ترا نام ہی نامی
مقصد ہر اعلے ہین مسامی ہین گرامی

ای خیر طلب قوم کی اور دین کی حامی
اتنے نہ ترے ہمت مردانہ مین خامی

ہر قوم مسامی سے تری فخر زمانہ
اعدا ہون ترے تیر ملامت کا نشانہ

یہ بات نہ ہو کیونکہ قوم تری کاہلی پر
احسان ہی ترا قوم کے محتاج غنی پر

ہے جہد و تکاپو ہنر مردی مرد
یا ہے شاباش تری صف شکنی پر

ہر قوم سمت سے ہنر ورتی زیادہ
مردان تہور مین دلاوری زیادہ

تو تو رہ ہدایت سے منور رہتی زیادہ
تو جود و مروت مین مغرر رہتی زیادہ

ہر کام مین بس قابل توقیر تہی تو ہی
ہر بات مین بس صاحب تقریر تہی تو ہی

وہ کون تہا سرکش جسے تو زیر نہ لائی
بن فتح کئے ملک کو پہور نہین تو نے

رخ اپنا کسی سمت سے موڑا نہین تو نے
تہا کون شکستہ جسے جوڑا نہین تو نے

یوروپ مین علم دین کا برپا کیا جاکر
اسلام کو جاری کیا یہان ہند مین آکر

کیا کچہ نہی طبیعت تری اسلام پہ مایل
کتنے تہے فزون تری ترقی مین سلاسل

ہوتی نہی ہرگز تجہے مشکل کوئی حایل
آفاق مین سب تیرے لیاقت کے تہے قایل

کیون تیری گلستان پہ چلی باد خزان اب
کیون تیرے سبستان کی گئی شمع کہان اب

اب کوئی نہین تجہمین پہلے کی سی باتین
افسوس کہ تو بہول گئی تیری گہاتین

اب بازی شطرنج مین تو کہاتی ہے ماتین
کہیلو نہین کہتی جاتی ہین دانون پہ دانے

جو پیچہے تہے تجہسے وہ برہ جاتے ہین کیسے
اور تیرے قدم راہ مین تہراتے ہین کیسے

خالی ہے تہی علم سے میخانہ ہی تیرا
ہر ایک غرابات مین مستانہ ہی تیرا

اب کوئی نہین بیکام دلیرانہ ہی تیرا
آباد تہا جو گہر وہی ویرانہ ہی تیرا

دوستو یہ مسدس سے ذرا اپنی خبر لے

انتہ یہ مصلور بہر خدا اپنی خبر لے

ای بہائیو تم سنتے ہو اکثر ہو یہ تقریر
اور پڑھتے بھی رہتے ہو بہت ایسی بھی تحریر
پر دیکھتے نہیں ہو کبھی تمہین تاثیر
کیونکر یہ ہو سکی تم اپنی تدابیر

ہے اب بھی اگر وقت سنبھلنا ابھی تو سنبھلو
تم دیکھنا بچتا دگے ورنہ کوئی دم کو

اعزا بزرگون کا دلونا نہین اچھا
اور بیٹے سلاق کا کہونا نہین اچھا
بیوقت کا اون رات یہ سونا نہین اچھا
ہنس ہنس کے پھر انجام مین رونا نہین اچھا

چھوڑو وہی خدا کے لئے ننگ و ننگ کو اپنی
بدلو کہین جلدی سے تم اب رنگ کو اپنی

یہ لوگ جو ہین آج بنے حامی اسلام
اور دلسے کیا کرتے ہین اسلام ہی کے کام
رہبر ہین کروانکی ہی تقلید انہا کام
پھر دیکھنا تم انکا خوش انجام

جو فرض سلیم اپنا تہا وہ کہدیا سب سے
مختار ہے اب قوم وہ مانے کہ نہ مانے

وصایائے افلاطون معہ نقل کے جو وصایا سے ازسطو پر متضمن ہین

خدا کو پہچانو - اوسکا حق نہ بھولو - ہمیشہ علم سیکھنے سکھلاتے ہین ہمت معروف رکھو - اللہ تعالی سے وہ چیز نہ مانگو کہ جسکو زوال ہو - اس دولت کی دعا کرو کہ ہمیشہ رہے ہمیشہ ہوشیار رہو کیونکہ بدی کے بہت اسباب ہوتے ہین نہین معلوم کہ کس سبب سے تمکو پہونچے جو بری بات ہو اوسکی آرزو نہ کرو - جانو کہ اللہ تعالی بندون سے غضب کی جہت سے انتقام نہین لیتا ہے بلکہ اسواسطے کہ زیست اور اصلاح کرے زندگی بہتر وہ ہے کہ جسمین نیکی کیجاے جبتک کہ نفس سے تین چیزہ نکالدے کرلو خوب کرو ایک یہ کہ آج کوی خطا کی یا نہین دوسرے یہ کہ کوی نیکی کی یا نہین تیسرے یہ کہ کوئی نیک کام کا بلی سے کہو یا نہین -

مفید عام

نادہندون کی گرفتاری کا منشور محمدی پر اثر

اور

ناظرین و معاونان اخبار سے معذرت خواہی

منشور محمدی کی اشاعت مین جو ناقابل بیان اور غیر معمولی وقفہ ہوگیا تہا گو خوبی قسمت نے اسکے اور اسباب بہی جمع کر دئے تھے جیسے کاتب کی علالت اور پرنٹر کی ناسازی مزاج مگر اس وقفہ کے بڑے باعث اور محرک قرار دئے جاسکتے ہین تو یہی نادہند حضرات ہین جو اپنے کو پرانی بقایا کی ادائگی ہی سے بکدوش کرتے ہین نہ پیشگی ہی سے امداد کرتے ہین -

ہمارے معزز ہمعصر حیف قدسی نے نادہندان اخبار کی گشتی فہرست کل اخبارون مین کم سے کم دو دفعہ مشتہر ہوا کرنے اور ایک اخبار کی تکمیل ہو لینے پر دوسرے کی باری آنے کی تجویز سے جو اتفاق کیا نامناسب نہ ہوگا اگر ہم بہی اس سے اتفاق کرین اور سب سے پہلے ہمارے اخبار کے نادہندون کی فہرست پورے نام و القاب کے ساتہ مشتہر کردین تاکہ اور صاحبان اخبارات ان مالخوروں کے دہوکے مین نہ آوین اگر ہمارے نادہندان و معاونان منشور محمدی نے اس سے اختلاف ظاہر نہ کیا تو ضرور ایسا ہی کرین گے -

اپنی حضرات کی کرامت کی وجہ سے جو اشاعت مین دیر ہوی تو بعض ہمدردون نے موقوفی کا خیال کیا اور بعضون نے خیال کیا کہ جاری تو ہے مگر بہ سبب تمام ہو جانے اوس قیمت کے جو پیشگی جمع کی گئی تہی اجرا موقوف کر لیا گیا ہے جیسا کہ ہمارے سیتاپوری

دوست کا خیال ہے۔

ان تمام حالات کو پیش کرکے ہمدردان منشور محمدی سے ہم امید رکھتے ہین کہ وہ اس وقفہ کو معاف فرما دینگے اور ہم خدا کے فضل سے امید رکھتے ہین کہ تین چار نمبرون کی اشاعت کے اندر اسکو اپنے مقررہ وقت پر شایع کرنے کی توفیق دیگا۔

التماس

جن صاحبون کے ذمہ سال رواں اور سال گذشتہ کی قیمت باقی ہے وہ بہت جلد اپنے اپنے واجب الادا کی ترسیل سے مطبع کی مدد فرماوین اور جن صاحبون نے اقرار کیا ہے کہ پرچہ پہونچتے ہی قیمت ارسال ہوگی بہت جلد ارسال کرین۔

ابن الوقت

جناب مولوی محمد نذیر احمد صاحب پنشنی کلکٹر سابق وحال وظیفہ یاب سرکار عالی نظام حیدرآباد دام اقبالہ کی

تازہ تصنیف

جناب عالمہ نے بہت کچھ تحقیق کی خوبی ہین جناب موصوف نے دل کے طور پر کہی ہے مقصود خاص یہ ہے کہ جو لوگ ہم مشرب ہوا و ہوس تمدن ہین انگریزون کی تقلید کرتے ہین ان کی ہر ہر بات بلکہ حرکات و سکنات پر مرتے ہین اور اسکی ضرر خوبی کو بالکل نہین سمجھتے ان کو اس تقلید کے ضرر خیز نتیجہ سے آگاہ کیا جائے اس کتاب مین اسلامی تہذیب کی خوبی صرف بیان ہی نہین کیا بلکہ اسکی خوبی کو ثابت کردیا ہے مصنف کے نام کے ساتھ عبارت کی خوبی بیان کی سلاست کو دیکھ کر فوراً آفتاب کی روشنی کا پتا ملتا ہے یہ ناوالی مشتہر نے بھی اپنا آپ ہی نظیر ہے ہر ہر فقرہ ملمع ساز اس کا جگر مین گھر کرتا ہے واقعی اس دفتر حکمت نے اہل بصیرت پر انگریزی تہذیب کے حال کو بمقابل اسلامی تہذیب کے خوب ہی منکشف کردیا اس کتاب کی خوبی دیکھنے سے پوری پوری معلوم ہوگی قیمت عہ رہے اور محصول ار سے اور مصنف ممدوح الشان کی تصنیف دو کتابین اور بھی ہیا ہے پاس موجود ہین یعنے اتمام حجۃ تنظیم اور موعظۂ حسنہ نثر مین ار محصول شایقین حسب نشان ذیل طلب فرماوین۔

المشتہر۔ خادم طلبہ محمد لطف حسین عظیم آبادی حال مقیم دہلی پہاٹک حبش خان۔ اور یہ کتابین مطبع انصاری دہلی سے بھی مل سکتی ہین۔

اشتہار

کتب سلسلہ تعلیم اسلام۔ اسی سلسلہ سے چھے کتابین تیار ہوچکی ہین اسلام کی پہلی دوسری تیسری چوتھی پانچوین چھٹی کتاب کے نام سے موسوم ہین چونکہ مسائل صحیحۂ عقاید و اخلاق و اعمال عبادات و معاملات وغیرہ پر حاوی ہین رطب یابس ضد و تعصب سے بری ہین عبارت مین سہل فارسی لہذا بچون کی دینی تعلیم کے لئے نہایت مفید ہین پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ انکی اشاعت اور بچون کے تعلیم کے لئے خرید فرماوین بلکہ مدارس اسلام مین انکو جاری کرنیکی کوشش کرین علاوہ محصول ہر شش جلد کتابین عہ مین بہ پتہ ذیل مل سکتی ہین۔ لاہور طویلہ شاہ نواز مسجد چینیانوالی مولوی رحیم بخش۔

حجاج حجاج حجاج

صاحبان طامس کوک اینڈ سن ایجنٹ صاحبان۔ از طرف گورنمنٹ آف انڈیا عام طور پر خبر دیتے ہین کہ امسال ہمارے اگبوٹ کی روانگی کی تاریخین حتی الامکان بمبئی سے بندر

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔